سوال

پردہ اور بے حجابی (262)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پردہ اور بے حجابی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!ٰد

پردہ اور بے حجابی

ﷲ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ _ اما بعد :

ہ انسان جس میں ادنی سی بھی معرفت ہو، جانتا ہے کہ بہت سے ممالک میں عورتوں کے اظہار حسن وجمال، مردوں سے عدم حجاب اور نمائش زینت ۔ ۔ ۔ جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے ۔ ۔ ۔ کے باعث ہی مصیبتیں عام ہوئی ہیں ۔ بلاشک وشبہ عورتوں کی بے پردگی عظیم منکرات، ظاہر معاصی اور اللہ تعالیٰ

ڈرو اپنے بے وقوف لوگوں کو روکو اور عورتوں کو منع کرو کہ وہ ان امور کے ارتکاب سے باز آجائیں، جنہیں اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے ۔ ان سے پردہ کی پابندی کراو اور اللہ کے غضب اور اس کی عظیم سزاوں سے ڈراو ۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

((ان الناس اذا راوا المنکر فلم یغیروہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ))

ئیوں کا ارتکاب ہوتا دیکھیں اور منع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی سب کو اپنے عذاب کی گرفت میں لے لے ۔''

ﷲ نے بھی قرآن مجید میں فرمایا ہے :

ین کَفَرُوا مِن بَنِی إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿المائدۃ ۵/۷۸-۷۹﴾

بنی اسرائیل میں کافر ہوئے، ان پر داوٗد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے، جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے ۔''

ت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تو فرمایا :

((والذي نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف 'ولتنھون عن المنکر 'ولتاخذن علی ید السفیہ ولتاطرنہ علی الحق اطرا اولیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض 'ثم یلعنکم کما لعنھم))

کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دوگے، برائی سے روکوگے، بے وقوف کے ہاتھ کو پکڑلوگے (کہ وہ دست درازی نہ کرے) اور اسے حق کی طرف لوٹا دوگے یا پھر تمہارے بعض لوگوں کے باعث تمہارے دیگر لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالی مردہ کردے گا اور تم پر ایسے لعنت کرے گا جیسے اس ۔

ح سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے :

((من راي منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ 'فان لم یستطع فبلسانہ 'فان لم یستطع فبقلبہ 'وذلک اضعف الایمان))

ئی برائی کا کام دیکھے، اسے ہاتھ سے روک دے، اگر (اس کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے منع کرے، اتنی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ نہایت کمزور درجے کا ایمان ہے ۔''

ﷲ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پردہ کی پابندی کریں، گھروں کو اختیار کریں اور فتنہ وفساد سے محفوظ رہنے کے لئے غیر محرم آدمیوں کے سامنے حسن وجمال کا اظہار کریں نہ نرم لب ولہجہ میں بات کریں ارشاد ربانی ہے :

ا النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ ﴿الاحزاب ۳۳/۳۲-۳۳﴾

ورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرلے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں، اس طرح ز

ﷺ کی ازواج مطہرات کو جو امہات المومنین ہیں اور دنیا کی تمام عورتوں سے بہتر اور اطہر ہیں، منع فرمایا ہے کہ وہ بھی دوسرے مردوں کے سامنے نرم لب ولہجہ میں گفتگو نہ کریں تاکہ جس کے دل میں شہوت زنا کا مرض ہے، وہ طمع نہ کرنے لگ جائے اور یہ خیال نہ کرنے لگ جائے کہ وہ بھی اس کی ہم خیال ہیں ؛

قابل غور بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے نیکی وتقوی اور ایمان وطہارت کے باوصف (باوجود) امہات المومنین کو ان منکر اشیاء سے منع فرمادیا ہے تو دیگر عورتوں کو تو بالاولی ان سے باز رہنا چاہئے اور انہیں اسباب فتنہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے ۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ سب کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے ۔

بت میں مذکورہ احکام صرف ازواج مطہرات ہی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ سب مسلمان عورتوں کے لئے ہیں، عموم پر دلالت کے لئے آیت کا درج ذیل حصہ ملاحظہ فرمائیے :

ﻠَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ ﴿الاحزاب ۳۳/۳۳﴾

ﺭ رہو اور زکوۃ ادیتی رہو، اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتی رہو ۔''

ﮦ یہ سب اوامر، ازواج مطہرات اور دیگر عورتوں کے لئے احکام کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اس کے بعد ارشاد باری تعالی ہے :

فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

مبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان (دونوں) کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

یہ آیت کریمہ واضح نص ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں سے پردہ اور ستر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے پردے کی فرضیت میں مضمر حکمت کو بھی بیان فرمادیا ہے کہ یہ عورتوں اور مردوں کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے نیز برائی اور اس کے اسباب سے دور کرنے والا ہے گویا اس بات کی طرف بھی اللہ سبح

ائے ہوئے آداب اختیار کرو، اس کے حکم کے سامنے سر اطاعت خم کردو اور عورتوں سے پردے کی پابندی کراؤ کیونکہ پردہ طہارت کا سبب اور سلامتی کا وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

اجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا (الاحزاب ۳۳/۵۹)

سلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

، جلباب کی جمع ہے۔ جلباب اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے عورت حجاب اور ستر پوشی کے لئے اپنے سر پر اوڑھتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سب مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے چہرے اور بالوں یعنی مقامات حسن کو اوڑھنیوں سے چھپا کر رکھیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ عفت مآب ہیں اور خود فتنہ میں مبتلا ہوں نہ دوسر

نَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ (الاحزاب ۳۳/۵۹)

ھونگھٹ نکال) لیا کریں۔''

کی تفسیر کیا ہے؟ تو انہوں نے اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ کو ظاہر کر لیا۔

ن کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نہی اور ممانعت سے قبل اس باب میں جو تقصیر ہوئی ہو، اسے اللہ تعالیٰ معاف کردے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے، پھر ارشاد ہے :

ا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (النور ۲۴/۶۰)

کاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے اتار (کر سر ننگا کر) لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی زینت کی چیزیں ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بوڑھی عورتیں جنہیں اب نکاح کی امید نہیں، اگر اپنے چہروں اور ہاتھوں کو برہنہ کرلیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اظہار حسن وجمال مقصود نہ ہو، اس سے معلوم ہوا کہ اظہار زینت کے لئے چہرے اور ہاتھوں کو ننگا کرنے والی گناہ گار ہے خواہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ ہر گ

کے سلسلہ میں درج ذیل ارشادات ربانی بھی قابل ذکر ہیں :

ا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ۳۰ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ

فاظت کیا کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں، اللہ ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہوا

یتوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ زنا کی برائی بہت خطرناک اور اس سے پیدا ہونے والا فساد بہت اندوہناک ہے۔ نظر کو اٹھانا دل کے مرض اور برائی کے وقوع کی علامت ہے جب کہ اسے جھکانا سلامتی کی د

نظریں نیچی رکھنا اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنا مومنوں کے لئے دنیا وآخرت میں پاکیزگی کا باعث ہوگا اور بصر وفرج کو کھلا چھوڑ دینا دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بہت بڑا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی خبر دی کہ وہ لوگوں کے افعال سے باخبر ہے اور اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، اس میں بھی گویا تحذیر کا پہلو نمایاں ہے اور وہ اس طرح کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کرتے وقت اور اس کے احکام سے اعراض کرتے وقت ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ

نَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (غافر ۴۰/۱۹)

نے والی آنکھ اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔''

یا :

ا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ (یونس ۱۰/۶۱)

، حال میں ہوں، قرآن کی تلاوت کر رہے ہوں یا کوئی بھی عمل کر رہے ہوں، تو تم جو کام بھی کرتے ہو ہم بھی موجود ہوتے ہیں جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو''

لہذا ہر آدمی پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس بات سے حیا محسوس کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے کوئی معصیت کا کام کرتے ہوئے دیکھے یا واجب الاطاعت امور میں کوئی کمی بیشی دیکھے۔ مومن مردوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومن عوتوں کو یہ حکم دیا ہے

ؤمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (النور ۲۴/۳۱)

رتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔''

حفظ فرج (عصمت وعفت) کا یہ حکم اس لئے دیا تاکہ اسباب فتنہ سے محفوظ رہیں نیز اس طرح عفت مآبی وسلامتی کی راہ کی طرف توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ پھر فرمایا :

ينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور ۲۴/۳۱)

ر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' سے ظاہری لباس وغیرہ مراد ہے یعنی آپ کا مقصد یہ ہے کہ زیب تن کیا ہوا لباس اگر ظاہر ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ لباس حسین وجمیل اور فتنہ کا باعث نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جو ''مَا ظَهَرَ'' کی تفسیر میں منقول ہے اس سے ;

لْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔''

قطعاً کوئی استثناء نہیں۔ یہ محکم ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس مسئلہ میں ازواج مطہرات اور مسلمانوں کی عورتیں سب برابر ہیں۔ سورہ نور کی مذکورہ آیات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کو ناامیدی نکاح اور عدم تبرج کی دو شرطوں کے ساتھ حجاب سے م

آج عورتیں جس قدر دیدہ دلیری کے ساتھ حسن وجمال اور محاسن کا اظہار کرتی ہیں، یہ کسی سے بھی مخفی نہیں لہذا واجب ہے کہ ان تمام ذرائع اور وسائل کو ختم کردیا جائے، جو فتنہ وفساد اور فواحش ومنکرات کو جنم دیتے ہیں۔ سب سے بڑا سبب مردوں اور عورتوں کی خلوت گزینی اور عورتوں کا بغیر محرم کے سفرَ

((لاتسافر امراۃ الامع ذي محرم 'ولایخلون رجل بامراۃ الاومعہا ذو محرم))

م کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ کوئی آدمی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر خلوت اختیار کرے۔''

ہ:

((لایخلون رجل بامراۃ الاکان الشیطان ثالثہما))

ی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (جو انہیں گمراہ کرتا ہے)''

تیسرا ارشاد گرامی ہے:

((لایبیتن رجل عند امراۃ الاان یکون زوجا اوذا محرم))

ی عورت کے پاس رات بسر نہ کرے الا یہ کہ وہ (مرد اس عورت کا) شوہر یا محرم ہو۔''

سے ڈرو اور اپنی عورتوں کو سمجھاؤ اور انہیں بے حجابی، اظہار حسن وجمال اور عیسائیوں وغیرہ، اللہ تعالی کے دشمنوں کی مشابہت سے روکو اور یاد رکھو کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش رہنا ان کے گناہ میں مشارکت اور اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اللہ تعالی ہمیں اور تمہیں اس شر(ب

ب بہت بڑا فریضہ یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے، تنہائی میں ان کے پاس جانے اور محرم کے بغیر ان کے ساتھ سفر اختیار کرنے سے روکا جائے کیونکہ یہ سب امور فتنہ وفساد برپا کرنے والے ہیں، آنحضرت ﷺ کا صحیح فرمان (حدیث) ہے:

((ماترکت بعدي فتنۃ اضر علی الرجال من النساء))

ر مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔''

فرمایا:

((ان الدنیا حلوۃ خضرۃ 'وان اللہ مستخلفکم فیہا 'فناظر کیف تعملون 'فاتقوا الدنیا واتقوا النسآء 'فان اول فتنۃ بنی اسرآئیل کانت فی النسآء))

ں اور سر سبز وشاداب ہے، اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، دنیا سے بچ جاؤ اور عورتوں سے بچ جاؤ کیونکہ بنی اسرائیل میں رونما ہونے والا پہلا فتنہ بھی عوتوں کا ہی تھا۔''

بھی نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

((رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ))

یں بہت سی لباس پہننے والی آخرت میں عریاں ہوں گی۔''

پ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل غور ہے:

((صنفان من اہل النار لم ارہما بعد: نسآء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رووسہن کاسنمۃ البخت المآئلۃ 'لایدخلن الجنۃ ولایجدن ریحہا 'ورجال بایدیہم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس))

گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک تو وہ عورتیں جو لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن درحقیقت وہ عریاں ہیں۔ خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل (اپنی طرف) کرنے والی ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں جیسے ہیں، یہ جنت میں داخل ہوسکیں گی نہ جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔ اور دوسرا گرو

ں ارشاد نبوی ﷺ میں اظہار حسن وجمال، بے پردگی باریک اور چھوٹے کپڑے پہننے، حق اور عفت سے اعراض اور لوگوں کو باطل کی طرف مائل کرنے والی عورتوں کے لئے شدید ترین وعید ہے نیز لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والوں کو بھی یہ وعید سنائی گئی ہے کہ وہ جنت سے محروم رہیں گے۔ ((نسال اللہ العا

م ترین فتنہ یہ ہے کہ آج بہت سی مسلمان عورتیں چھوٹے چھوٹے کپڑے پہننے، بالوں اور محاسن کے ننگا کرنے، کفار وفساق کی عورتوں کی طرح بالوں کے سٹائل بنانے اور مصنوعی بالوں کی وگیں وغیرہ لگانے میں عیسائی اور ان جیسی دوسری کافر عورتوں کی مشابہت کرنے لگی ہیں، حالانکہ حضور سرور کائنات ؐ

((من تشبہ بقوم فہو منہم))

س نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔''

یں یہ بھی معلوم ہے کہ نیم عریاں قسم کے لباس پہننے کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے کس قدر فتنہ وفساد برپا ہو رہا ہے اور دین وحیا میں کمی پیدا ہو رہی ہے لہذا اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے اور عورتوں کو نہایت سختی سے منع کرنا عین فرض ہے ورنہ یہ فتنہ وفساد نہایت شدت اختیار کر جائے گا اور اس کا

ہ وشبہ یہ فریضہ دوسروں کی نسبت حکام، امراء، قضاۃ اور بڑے بڑے اداروں کے سربراہوں پر زیادہ عائد ہوتا ہے کیونکہ ان حضرات کے سکوت کی وجہ سے یہ فتنہ عظیم سے عظیم تر ہوجائے گا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس فتنہ کا سدباب صرف انہی پر فرض ہے بلکہ یہ تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے خصوص

((مابعث اللہ من نبی الاکان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون سنتہ ویہتدون بامرہ 'ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون 'ویفعلون مالا یومرون 'فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن 'ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن 'ومن جاہدہم بقلبہ فہو مومن 'ولیس ورآء ذلک من الایمان حبۃ خردل))

مر بھی نبی بھیجے ہیں ہر ایک کی امت میں سے اس کے حواری اور کچھ ایسے ساتھی ضرور رہے ہیں جو اس کی سنت کو پکڑتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے تھے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجاتے جو وہ کہتے، خود نہ کرتے اور وہ (ایسے کام) کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا، جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ موم

دعا ہے کہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے، اپنے کلمہ کو سربلند کرے، ہمارے حکام کی اصلاح فرمائے اور توفیق دے کہ وہ حق کی حمایت کریں اور فتنہ وفساد کا قلع قمع کردیں۔ اللہ تعالی ہمیں، تمہیں، ان سب کو اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ ہم وہ کام کریں جس میں ہماری اور ہمارے ممالک کی دنیوی اور اخرو

نا اللہُ وَنعمَ الوکیلُ 'ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم 'وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ350

محدث فتویٰ